اصلی کلمہ اسلام | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | نظام خلافت راشدہ زندہ باد

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ | یا اللہ مدد | حق چار یار

سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن

کا

عظیم فتنہ

ازقلم

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان

(ناشر)

تحریک خدام اہل سنت چکوال پاکستان

قیمت روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کا عظیم فتنہ	٣	کیا حکومت قرآن کی حفاظت چاہتی ہے۔	٢١
عقیدہ امامت اور کلمہ شیعہ	٣	ایران کا تحریف شدہ قرآن	٢٢
شیعہ تراجم اور عقیدہ امامت	٤	متفقہ ترجمہ قرآن کی تجویز شہنشاہ اکبر کے دین الٰہی سے خطرناک ہے	٢٢
عقیدہ رجعت اور قرآن۔	٥	خلفائے ثلاثہ مومن نہ تھے۔ (شیعہ مجتہد ڈھکو۔)	٢٤
رجعت میں کیا ہوگا۔	٧	خلفائے ثلاثہ اپنے جھنڈوں کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔	
شیعہ تقیہ اور قرآن	٨	شیعہ ترجمہ قرآن	٢٤
شیعہ متعہ اور قرآن	٩	تبصرہ	٢٦
پاؤں کا مسح اور قرآن	١١	حکومت کچھ تو سمجھے۔	٢٧
شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں	١٣	خدام اہل سنت والجماعت کی دعاء	٢٨
کتاب فصل الخطاب	١٤		
پاکستان کے شیعہ علماء بھی تحریف کے قائل ہیں	١٥		
میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں (شیعہ عالم مرزا احمد علی)	١٦		
ماہنامہ خیر العمل اور تحریف قرآن	١٧		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا اللہ مدد — نظام خلافت راشدہ زندہ باد — حق چار یار رض

سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کا عظیم فتنہ

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اہل سنت اور اہل تشیع کے علماء کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کی ہے جو قرآن مجید کا ایسا ترجمہ کریں گے جو اہل السنت و الجماعت اور شیعہ دونوں کیلئے قابل قبول ہو۔ یہ تجویز گو بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن بحقیقت یہ ملت اسلامیہ کیلئے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ مسلمانان اہل سنت اور شیعوں کے مابین نہ صرف فروعی بلکہ بنیادی اور اصولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کے عقائد میں سے عقیدہ امامت۔ رجعت۔ تحریف قرآن۔ تقیہ۔ متعہ۔ تبرا وغیرہ ایسے عقائد ہیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں لیکن شیعہ انہی عقائد کو کتاب و سنت پر مبنی قرار دیتے ہیں۔ تو پھر قرآن کا ایسا ترجمہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ جس سے مذکورہ شیعہ عقائد بھی ثابت کئے جائیں اور اہل السنت والجماعت بھی مطمئن ہو جائیں۔ ــــ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

عقیدہ امامت اور کلمہ شیعہ

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک منصب امامت منصب نبوت سے افضل ہے۔ العیاذ باللہ۔

چنانچہ شیعہ رئیس المحدثین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں:- مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے (حیات القلوب مترجم جلد سوم باب اول در باب امامت ناشر امامیہ کتب خانہ

موچی دروازہ لاہور)

اور اسی عقیدہ امامت کی بنا پر شیعوں کے نزدیک بارہ امام (حضرت علیؓ سے لیکر حضرت مہدی تک) انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں اور اسی وجہ سے شیعوں نے کلمۂ اسلام میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بعد علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل کا اضافہ کرلیا ہے اور اذان میں بھی وہ حضرت علی المرتضیٰ کے متعلق خلیفتہ بلافصل کا اعلان کرتے ہیں۔

شیعہ تراجم اور عقیدہ امامت

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سورۃ الزخرف آیت ۲۸) حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے:- اور (وصیت کے ذریعہ) وہ اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی) ایک قائم رہنے والی بات کر گئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اس کی تشریح یہ لکھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنے عقیدہ توحید کو انہوں نے اپنی ذات ہی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی عقیدے پر قائم رہنے کی وصیت فرمائی (تفسیر معارف القرآن)

لیکن شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی نے اس آیت کا یہ ترجمہ لکھا ہے۔

اور اس نے اسے اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتے رہیں"

حاشیہ پر مترجم موصوف بحوالہ تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی لکھتے ہیں:-

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی ہے۔

اور مطلب یہ ہے کہ امامت قیامت تک اولاد حسین میں باقی رہے گی۔"

اور مشہور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ائمہ دنیا میں پھر تشریف لائیں گے۔

(۲) آیت وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (سورۃ الانعام ع ۲)

حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اس آیت کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ:- میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو (ان وعیدوں سے) ڈراؤں"

لیکن شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی لکھتے ہیں۔ اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے۔ تاکہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراؤں اور (میرے بعد) وہ ڈرائے جس کو یہ قرآن پہنچے" اور حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ "تفسیر صافی پر بحوالہ مجمع البیان وکافی وتفسیر عیاشی جناب امام جعفر صادق سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ مَن بَلَغَ آل محمدؐ سے امام ہوتا رہے گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کے ذریعہ لوگوں کو اس طرح ڈرائے گا جس طرح آنحضرت صلعم ڈرایا کرتے تھے"۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کا عقیدہ امامت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور شیعہ مترجمین نے خواہ مخواہ ان سے عقیدہ امامت ایجاد کر لیا ہے۔ اسی طرح شیعہ مترجمین اور مفسرین نے قرآن مجید کی سینکڑوں آیات سے اپنا عقیدہ امامت ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت سے بھی ان کا مزعومہ عقیدہ امامت ثابت نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ رجعت اور قرآن

شیعہ امامیہ کا ایک من گھڑت عقیدہ رجعت کا بھی ہے چنانچہ اصول وفروع کافی کے مترجم مولوی ظفر حسن امروہوی لکھتے ہیں:- ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت صغریٰ

میں جو قیامت کبریٰ سے پہلے ہوگی کچھ لوگ زندہ کئے جائینگے یہ زمانہ حضرت حجت (یعنی امام مہدی) کے ظہور کا ہوگا جن لوگوں نے اولادِ رسول پر ظلم کیا ہوگا اُن سے بدلہ لیا جائے گا (عقائد الشیعہ صفحہ ۵۶) اور اس باطل عقیدہ رجعت کو بھی شیعہ علماء قرآن سے ثابت مانتے ہیں۔

چنانچہ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۴۸) کا ترجمہ مشہور شیعہ مترجم مولوی فرمان علی نے یہ لکھا ہے کہ تم جہاں کہیں ہوگے خدا تم سب کو اپنی طرف لے آئیگا۔ اور اس کے تحت حاشیہ میں یہ نکتہ سنجی کی ہے کہ اس سے اشارہ ہے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخرالزماں کی طرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی باتوں کا تبنگڑ بناتے ہیں الخ

اور شیعہ مترجم مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ اکمال الدین اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد (یعنی امام مہدی کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رات کو اپنے اپنے بستروں سے مفقود ہو جائیں گے۔ اور صبح انہیں مکہ معظمہ میں ہوگی اور بعضے ان میں سے دن دھاڑے بادلوں کی سواری پر جائیں گے۔ الخ (تفسیر المتقین) (۲) آیت قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا الآیہ (المومن)۔ آیت کا ترجمہ تو مولوی فرمان علی یہ لکھتے ہیں:۔ "وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بار مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں"۔ پھر اس کے تحت حاشیہ میں لکھتے ہیں: "پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے۔ اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ

زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا ہے" اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ تفسیر صافی صفحہ ۳۳۳ پر بحوالہ تفسیر قمی امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان لوگوں کا یہ قول زمانہ رجعت میں ہو گا۔"

اور پاکستان کے ایک اور شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو (مقیم سرگودہا) بعنوان "رجعت کا اثبات قرآن کی روشنی میں" حسب ذیل آیت پیش کرتے ہیں وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔ تاکہ ہم ان لوگوں کو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا ذائقہ چکھائیں (السجدۃ آیت ۲۱) (تجلیات صداقت صفحہ ۵۰۰)

اور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے بھی اس آیت کے تحت لکھا ہے تفسیر قمی میں ہے کہ :۔ العذاب الادنیٰ سے مراد ہے زمانہ رجعت میں تلوار کا عذاب جو جناب صاحب الامر (یعنی امام مہدی) کے ہاتھ سے آنحضرت کے مخالفوں کو چکھنا پڑے گا۔ اور سورۃ السجدہ کی آخری آیات قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ کے تحت مولوی مقبول احمد لکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ فیصلہ کب ہو گا تم یہ کہہ دو کہ فتح کے دن ان لوگوں کو جو کافر ہو گئے ان کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا۔

"تفسیر قمی میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو خدا تعالیٰ نے رجعت کے بارے میں اور جناب قائم آل محمد (یعنی امام مہدی) کے بارے میں بیان فرمائی" الخ اسی طرح اور کئی آیات سے شیعہ مفسرین نے اپنا عقیدہ رجعت اختراع کیا ہے۔ حالانکہ شیعوں کا مخصوص عقیدہ رجعت قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

رجعت میں کیا ہو گا | شیعہ رئیس المحدثین باقر مجلسی لکھتے ہیں:- جب

امام مہدی ظاہر ہونگے عائشہؓ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے۔
(حق الیقین مترجم اردو مطبوعہ لاہور ص۳۴۷)

(ب) جب امام مہدی ظاہر ہوں گے سب سے پہلے ان کی بیعت حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کریں گے پھر حضرت علیؓ (ایضاً ص۳۴۷) لاحول ولا قوۃ الا باللہ

(ج) جس وقت قائم (یعنی امام مہدی) ظاہر ہوں گے کافروں سے پہلے وہ سنیوں سے ابتدا کریں گے۔ اور ان کو علماء سمیت قتل کریں گے (ایضاً حق الیقین ص۵۲۷)

(د) امام جعفر صادق کی طرف ایک طویل من گھڑت روایت منسوب کی ہے جس میں لکھا ہے کہ امام مہدی ابوبکر اور عمر کو ہزار مرتبہ زندہ کریں گے اور قتل کریں گے" (حق الیقین مطبوعہ طہران ص۳۴۷) باب در اثبات رجعت)

شیعہ تقیہ اور قرآن

شیعہ مذہب کا ایک خاص بنیادی عقیدہ تقیہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے قلبی اعتقاد کے خلاف زبان سے خلاف حق بات کا اظہار کرے تو اس پر بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی اصح الکتب اصول کافی میں یہ روایت ہے کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے جس نے تقیہ نہیں اس کیلئے دین نہیں۔ (شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم باب ۹۷ تقیہ ص۲۲۳)

اور دور حاضر کے شیعہ امام خمینی نے بھی اپنے ائمہ اہل بیت کو تقیہ کا مرتکب قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:- اور کبھی حالات ایسے ہوتے کہ امام حقائق کو بیان نہ کر پاتے اور ایک مطلب بیان کرتے اور اس کے بعد اس کے مخالف حکم صادر فرماتے

۱۔ … … آیات … … ۔ … … (ایضاً … ۱۱)
… فی عرض بہت

سی دو پہلو رکھتی ہیں اور ایک دوسرے سے متعارض نظر آتی ہیں" (حکومت اسلامی ترجمہ ص۶۶)
اور شیعہ مفسرین نے اپنا عقیدہ تقیہ بھی قرآن سے نکال لیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۸ — اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط کے تحت مولوی فرمان علی لکھتے ہیں، اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے۔ کیونکہ یہی خدا اور اس کے انبیاء اور ائمہ اور خلاق حکماء کا دین ہے۔ اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں، تفسیر صافی ص۱۰۱ میں احتجاج طبرسی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جناب امیرالمومنین (یعنی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ ہمیں اپنے دین میں تقیہ استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے:۔ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً" اور شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ:۔ بعض قاریوں نے حسب تنزیل خدا اس کو تقیہ پڑھا ہے اور اگر تقاۃ بھی پڑھا جائے تب بھی معنی اس کے تقیہ ہی کے ہونگے صرف چالاکی یہ کی گئی ہے کہ تقاۃ پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام الناس کو یہ دھوکہ دیا جائے کہ لفظ تقیہ قرآن مجید میں نہیں ہے الخ مولوی مقبول صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اصل وحی میں تو تقیہ کا لفظ تھا لیکن صحابہ کرام نے اس کی جگہ تقاۃ لکھدیا (العیاذ باللہ)

شیعہ متعہ اور قرآن

پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۲۴ میں ہے۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط
پھر نکاح ہو جانے کے بعد جس طریق سے تم ان عورتوں سے متمتع ہوئے ہو سو ان کو ان کے عوض، ان کے مہر دو جو مقرر ہو چکے ہیں"

ترجمہ مولانا تھانوی، پھر جس کو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے تو ان کو دو ان کے حق جو مقرر ہوئے۔

اور آیت مذکورہ کا ترجمہ مولوی فرمان علی شیعہ یہ لکھتے ہیں:۔ ہاں جن عورتوں سے

تم نے متعہ کیا ہو۔ تو انہیں جو مہر متعین کیا ہے۔ دیدو۔
اور شیعی مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ پھر ان میں سے جن سے تم متعہ کرو تو متقرر کیا ہوا مہر ان کو دو۔ اسی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔
امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خداؐ کے ذریعہ سے اس کا اجراء ہوا اور مولوی امداد حسین کاظمی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں
یہ آیت متعہ کے حلال ہونے پر واضح دلالت کرتی ہے ——— تفسیر صافی ص۱۰۶
پر بحوالہ کافی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ۔ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی الخ۔ تو گویا شیعہ مفسر کے نزدیک صحابہ کرام نے الی اجل مسمی کے الفاظ قرآن سے نکال دیئے۔ العیاذ باللہ۔ شیعہ مذہب میں متعہ یہ ہے کہ دو غیر محرم مرد و عورت کچھ لے دے کے ایک مدت مقرر کر لیں اور آپس میں صحبت کرتے رہیں اور اس میں گواہوں کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تو کیا زنا بالرضا اور اس متعہ میں کوئی فرق باقی رہ جاتا ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ اس متعہ کا ثواب اتنا ہے جو کسی اور عبادت میں نہیں ہے۔
(ا) چنانچہ شیعہ رئیس المجتہدین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں۔ (رسول خدا نے فرمایا) میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تا کہ میرے بعد اور میرے زمانے میں یہ میری سنت رہے۔ جو متعہ کرنے سے منکر ہو اس نے مجھ سے مخالفت کی (عجالہ حسنہ ص۱۰)
(ب) رسول خدا نے حضرت علیؓ سے متعہ کا ثواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ جس وقت (وہ) فارغ ہو کے غسل کرتے ہیں باری تعالیٰ عز اسمہ ہر قطرہ سے (جو ان کے جسم سے جدا ہوتا ہے) ایک ایسا ملک (فرشتہ) خلق کرتا ہے

جو قیامت تک تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتا ہے۔ اور اس کا ثواب ان کو پہنچتا ہے۔
(ج) لاہور کے مشہور شیعہ مجتہد علی الحائری کے والد ابو القاسم رضوی نے اپنی کتاب
برہان المتعہ میں یہ ایک روایت لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین کی مانند ہے جس نے دو بار متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسن کے درجہ کی مانند جس نے تین بار متعہ کیا۔ اس کا درجہ حضرت علی کے درجہ کی مانند اور جس نے چار بار متعہ کیا اس کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی مانند ہے العیاذ باللہ۔ اور یہی حدیث شیعوں کی مستند تفسیر منہج الصادقین میں بھی منقول ہے۔ یہ ہے شیعہ مذہب کا متعہ اور اس کے مخصوص فضائل جس کو وہ قرآن سے ثابت مانتے ہیں حالانکہ جو نکاح متعہ اسلام سے پہلے رائج تھا۔ وہ نکاح موقت ہوتا تھا۔ اور اس میں گواہ بھی ہوتے تھے۔ اسلام میں کسی ایسے متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے جس میں گواہ بھی نہ ہوں۔

پاؤں کا مسح اور قرآن

شیعہ مذہب میں وضوء میں پاؤں کا دھونا فرض نہیں بلکہ مسح فرض ہے اور اس کو بھی وہ قرآن کی حسب ذیل آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ

(سورۃ المائدہ آیت ۶)

(۱) اے ایمان لانے والو جب تم نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ دھو ڈالو اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت اور اپنے سروں کے بعض حصہ کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کر لو۔

(ترجمہ مولوی مقبول احمد دہلوی)

اس آیت کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ امام محمد باقر نے اپنے ہاتھوں کی تری سے سر مبارک کا اور دونوں پائے مبارک کا مسح کیا اور مسح کے لئے کوئی جدید پانی نہ لیا۔

(۲) اور اپنے پیروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کر لیا کرو۔

(ترجمہ مولوی فرمان علی۔ (۳) اور مسح کرو اپنے سروں کے کچھ حصّہ کا اور اپنے پاؤں کا" (مولوی امداد حسین کاظمی)

اور اہل السنت والجماعت میں سے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اس کا ترجمہ یہ لکھتے ہیں:۔ اور اپنے سروں پر (بھیگا) ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ" مذہب اہل السنت والجماعت میں اس آیت سے وضو میں پاؤں کا دھونا ثابت ہوتا ہے اور یہی حق ہے لیکن ساری ملت کے خلاف شیعہ پاؤں کا دھونا فرض نہیں قرار دیتے۔ سنی شیعہ مذہب کا بنیادی اور اصولی اختلاف شیعہ تراجم قرآن سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ جن عقائد و مسائل کو وہ قرآن سے ثابت کرنے کی بے بنیاد کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانان اہل السنت والجماعت انہی کو خلاف اسلام و قرآن قرار دیتے ہیں۔ پھر سنی شیعہ متفقہ ترجمہ قرآن کی کیا صورت ہو سکتی ہے:۔

شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں

مذکورہ بالا اختلاف عقائد تو اس صورت میں ہی پایا جاتا ہے جبکہ شیعہ موجودہ قرآن کو صحیح اور غیر محرف مانتے ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس قرآن حکیم کے متفقہ ترجمہ کرانے کی فکر حکومت کو دامنگیر ہے شیعہ امامیہ اس کو محرف اور متبدل مانتے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اصلی قرآن میں کمی و بیشی کر دی تھی۔ اور اصلی قرآن وہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا اور وہ اب امام مہدی کے پاس

موجود ہے جو تیسری صدی ہجری سے ایک غار میں روپوش ہیں۔ قرب قیامت میں جب آپ ظاہر ہوں گے تو اصلی قرآن بھی آپ کے ساتھ ظہور پذیر ہو گا چنانچہ

(۱) شیعہ مذہب کی اصح الکتب اصول کافی میں تصریح ہے کہ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبداللہ (یعنی امام جعفر صادق) علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا۔ میں کان لگا کر سن رہا تھا۔ اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی حضرت نے فرمایا۔ اس طرح نہ پڑھو۔ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔ جب تک ظہور قائم آل محمد (یعنی امام مہدی) نہ ہو جب ظہور ہو گا تو وہ قرآن کو صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لئے لکھا تھا۔ اور فرمایا جب حضرت علی جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوتے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اس ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح حضرت رسول خدا پر نازل ہوا تھا۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل کا اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا بخدا اس کے بعد اب تم بھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو"۔ (شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم کتاب فضل القرآن ص ۶۳۱) اصول کافی کے مترجم شیعہ ادیب مولوی ظفر احسن امروہوی ہیں انہوں نے ترجمہ میں بھی جو مغالطہ دیا ہے اس کی نشاندہی میں نے اپنی کتاب "سنی مذہب حق ہے" ص ۲۵ پر کر دی ہے۔

(۲) شیعہ رئیس المحدثین علامہ باقر مجلسی لکھتے ہیں:۔

ابو بکر نے جناب امیر کو بیعت کیلئے بلایا جناب امیر نے فرمایا میں نے قسم کھائی ہے

جب تک قرآن جمع نہ کر لوں گھر سے باہر نہ آؤں اور چادر کندھے پہ نہ ڈالوں۔ بعد چند روز کے فرقان ناطق یعنی جناب امیر نے قرآن کو جمع فرمایا۔ اور جزدان میں رکھ کر سربمہر کر دیا۔ پھر مسجد میں تشریف لا کر مجمع مہاجرین و انصار میں ندا فرمائی کہ اے گروہ مردمان جب میں دفن پیغمبر آخرالزمان سے فارغ ہوا۔ بحکم آنحضرت قرآن جمع کرنے میں مشغول ہوا۔ اور جمیع آیات و سورہ ہائے قرآن کو میں نے جمع کیا اور کوئی آیہ آسمان سے نازل نہ ہوا جو حضرت نے مجھے نہ سنایا ہو اور اس کی تعلیم مجھے نہ کی ہو۔ چونکہ اس قرآن میں چند آیات کفر و نفاق منافقین قوم و آیات نص خلافت جناب امیر پر صریح تھے اس وجہ سے خلافت نے اس قرآن سے انکار کر دیا۔ جناب امیر خشمناک اپنے حجرہ طاہرہ کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اب اس قرآن کو تم لوگ تا ظہور قائم آل محمد نہ دیکھو گے

(جلاء العیون مترجم اردو جلد اول صـ ۲۰۳ - ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی اندرون موچی دروازہ لاہور)

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ صرف قرآنی آیات سور کی ترتیب میں تبدیلی کے قائل ہی نہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام نے کئی آیات قرآن سے نکال دی ہیں معاذاللہ

اور ملا یعقوب کلینی کی مؤلفہ اصول و فروع کافی میں بیسیوں روایات ایسی منقول ہیں جن میں تصریح ہے کہ فلاں فلاں آیات اصلی قرآن میں تھیں جن کو موجودہ قرآن سے حذف کر دیا گیا ہے۔ مثلاً (۱) راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور کہا۔ اس کی نقل نہ کرنا۔ میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۃ بینہ (پ ۳۰) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن مجھے واپس بھیج دو۔

(شافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم صـ ۶۳۹)

کتاب فصل الخطاب

ایک شیعہ مجتہد علامہ حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی

۱۳۲۰ھ نے ایک کتاب بنام فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب تصنیف کی ہے جس میں اس نے پورے زور وشور سے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قرآن مجید میں ہر قسم کی تحریف کی گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ وھی کثیرۃ جدًّا قال السید نعمۃ اللہ الجزائری فی بعض مؤلفاتہ کما حکی عنہ ان الاخبار الدالۃ علی ذٰلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتہا جماعۃ کالمفید والمحقق الداماد والعلامۃ المجلسی وغیرہم بل الشیخ ایضًا صرح فی التبیان بکثرتہا بل ادعی تواترھا جماعۃ یاتی ذکرھم (ص ۲۲۷) یعنی جو احادیث قرآن میں تحریف ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ حتیٰ کہ سید نعمت اللہ الجزائری نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ جو احادیث قرآن میں تحریف ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ دو ہزار سے بھی زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان احادیث کے مستفیض ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے مثلاً مفید۔ محقق داماد۔ علامہ مجلسی وغیرہ۔ بلکہ شیخ طوسی نے بھی اپنی تفسیر التبیان میں بھی احادیث کی کثرت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ ایک جماعت نے ان احادیث کے متواتر ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے (سید نعمت اللہ الجزائری کی تاریخ وفات ۱۱۱۲ھ۔ علامہ باقر مجلسی کی ۱۱۱۰ھ۔ محقق باقر داماد ۱۰۴۱ھ۔ محقق طوسی ۴۶۰ھ اور شیخ مفید کی ۴۱۳ھ ہے)

پاکستان کے شیعہ علما بھی تحریف کے قائل ہیں

ایک شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین صاحب ڈھکو فاضل عراق (مقیم سرگودھا) بظاہر دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ شیعہ خیر البریہ قرآن کریم کو خدا کی آخری کتاب الہامی اور صحیفۂ ربانی اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی صداقت کا معجزہ مانتے ہیں۔ اسی قرآن کو پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ اسی کے اوامر ونہی پر عمل درآمد کرتے ہیں اسی

کی تفسیریں لکھتے ہیں۔ الخ (تجلیات صداقت ص۔) لیکن اس کے باوجود ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اصل قرآن مجید میں بارہ اماموں کے نام وغیرہ بھی تھے لیکن جامعین قرآن نے بعد میں ان کو قرآن سے نکال دیا۔ چنانچہ بعنوان ایک مشہور اعتراض لکھتے ہیں (۱) کہا جاتا ہے کہ اگر مسئلہ امامت اس قدر اہم تھا کہ جتنا شیعہ حضرات خیال کرتے ہیں تو خداوند عالم نے ائمہ کے اسمائے گرامی صراحتاً قرآن میں کیوں نہ ذکر کر دیئے تاکہ مسلمانوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ختم ہو جاتا اور سب مسلمان ایک مسلک میں منسلک ہو جاتے اس کا الزامی جواب دینے کے بعد لکھتے ہیں :۔

حلّی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ فریقین کی بعض روایات کے مطابق ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں موجود تھے مگر جمع قرآن کے وقت انہیں نظرانداز کر دیا گیا۔ چنانچہ ہماری تفسیر صافی ص۹ مقدمہ ششم طبع ایران بحوالہ تفسیر عیاشی حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے فرمایا۔ لَوْ قُرِئَ الْقُرْآنُ كَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَيْتُمُوْنَا فِيْهِ مُسَمَّيِيْنَ ۔ اگر قرآن کو اس طرح پڑھا جاتا جس طرح وہ نازل ہوا تھا تو تم اس میں ہمیں نام بنام موجود پاتے " (اثبات امامت طبع دوم ص۱۲)

علاوہ ازیں ڈھکو صاحب اس بات کا بھی اقرار کر رہے ہیں کہ :۔ ہاں یہ درست ہے کہ ہمارے بعض علمائے کرام تحریف کے قائل ہیں (احسن الفوائد ص۹۱) ڈھکو صاحب خود بھی قائل ہو گئے کہ قرآن میں بارہ اماموں کے نام تھے لیکن جمع قرآن کے وقت نکال دیئے گئے اور اپنے بعض علمائے کرام کا تحریف قرآن کا قائل ہونا بھی تسلیم کر لیا۔ اور وہ علمائے شیعہ جو تحریف قرآن کے قائل ہیں ان کو قابل احترام بھی قرار دے رہے ہیں حالانکہ ان کو کافر کہنا چاہیئے ۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں (مرزا احمد علی) | ایک مشہور شیعہ

حافظ مرزا احمد علی امرتسری ثم لاہوری اصفہانی نے اپنی کتاب الانصاف فی الاختلافات میں لکھا تھا۔ حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلم لیکن یہی ترتیب قرآن ان کی غفلت از اسلام کو طشت از بام کرتی ہے اگر وہ حضرت علیؓ کے جمع شدہ قرآن کو رائج کر لیتے تو ان پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں الخ آخر میں مرزا احمد علی نے صاف لکھ دیا کہ:۔ "اگر متروک محاوروں کو بھی معجزہ کہا جائے تو بس خیر پھر تو میں بھی ایک ایسی کتاب لکھ سکتا ہوں جو پرانے محاورات کو شامل ہو اور وہ معجزہ ہوگا۔ بس حضور یہی آپ کے حضرت عثمانؓ کی کاروائی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ سے رسول اللہ مراد ہے" اور مرزا احمد علی کی اس کتاب پر مشہور شیعہ مجتہد علی حائری لاہوری کی بھی تقریظ درج ہے۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت۔

ماہنامہ خیر العمل اور تحریف قرآن

ایک شیعہ ماہنامہ خیر العمل لاہور رجسٹرڈ آفس ۹۶۔ قاسم روڈ کرشن آباد لاہور زیر سرپرستی قائم آل محمد

اس کے نگران اعزازی مشہور شیعہ عالم مرزا یوسف حسین صاحب ہیں۔ اس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر عسکری بن احمد ہیں جو مرزا احمد علی امرتسری مذکور کے جانشین اخلف ہیں۔ انہوں نے خیر العمل نومبر ۱۹۶۸ء کے اداریہ بعنوان "فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَابِ" میں موجودہ قرآن کی لفظی اور معنوی غلطیاں نکال کر تحریف کا صاف اقرار کر لیا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر مذکور کے مضمون کے اقتباسات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) بہر حال کتاب بندی کے مراحل عہد ثلاثہؓ میں ہوئے اور جامعین قرآن نے وہ قرآن جمع کیا جو آج کل ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اسی کو سرکاری طور پر رائج کیا۔ لہٰذا اسے "مصحف عثمانی" کہنا چاہیئے۔ پاکستان بننے سے پہلے لاہور میں جو حقیقی طباعت ہوتی تھی وہ گلاب سنگھ کے پرنٹنگ پریس میں ہوتی تھی۔ اگرچہ حضرت علیؓ کے مرتب کئے

ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اُسے رائج کرنے کی کوشش نہ کی۔ مگر انہوں نے یہ اہتمام ضرور کیا کہ مفسرین قرآن کی ایک جماعت بنائی جس نے قرآن مجید کے معانی و مطالب کو ماثورہ روایات اور احادیث سے محفوظ کر لیا۔ اور وہ بتلاتے چلے گئے کہ اس جمع شدہ قرآن میں ترکیب ترتیب اور آیات کی تقدیم و تاخیر میں کیا کیا خرابی ہوئی ہے۔ سہوًا یا عمدًا۔ بہر حال ایک ایک الٹ پلٹ کی خبر مفسرین متقدمین نے دی ہے۔

(۲) یہ الٹ پلٹ اتفاقًا ہوئی ہو۔ یا غفلتًا۔ عمدًا یا التزامًا۔ مگر اس سے کلام اللہ میں مبحث خلط ملط ہو کر رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا انکشاف اپنے کلام میں کر رکھا ہے سورۃ الفتح پ ۲۶ میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے۔ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ۔ یہ لوگ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔

(۳) قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وغیرہ آیات کے متعلق مدیر مذکور نے لکھا ہے آج بھی اللہ کا یہ چیلنج قرآن و اللہ و رسول اللہ کی تکذیب کرنے والوں کے لئے قائم ہے مگر جامعین قرآن کی غلط ترتیب سے یہ غیر منطقی بلکہ قدرے مضحکہ خیز بن گیا ہے۔ اس غیر منطقی ہونے کا الزام اللہ تعالیٰ پر دھرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ جامعین و مرتبین پر اسے دھرا جائے جنہوں نے اِدھر کی آیت کو اُدھر جوڑ دیا اور اُدھر والی کو اِدھر۔ تاریخ یہ بتلانے سے قاصر ہے کہ کتنے مکذبین کی اصلاح میں یہ الٹ ترتیب مانع ہوئی۔ اور اللہ پر کیا کیا الزام انہوں نے دھرے۔

(۴) آیت وَعَلَى الَّذِيۡنَ يُطِيۡقُوۡنَهٗ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِيۡنٍ (البقرہ پارہ ۲ آیت ۱۸۴) جس کو طاقت ہو اور وہ روزہ نہ رکھے اسے ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے ــــــ ایسا حکم اللہ اور رسول کا نہیں ہو سکتا۔ کاتبین وحی اور جامعین وحی کی بھول چوک

یا عمداً یہاں سے لفظ لا چھوٹ گیا ہے۔ سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں یُطِیۡقُوۡنَہٗ دراصل لَا یُطِیۡقُوۡنَہٗ ہے یعنی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ فدیہ روزہ دیں۔ اسی طرح سورہ الانفال پ۹ آیت ۲۷ میں حکم اللہ تعالیٰ ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ـــــ اس آیت کریمہ میں بھی کاتبین وجامعین تَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ سے لَا کو بھول گئے یا عمداً چھوڑ گئے ـــــ اس حذف نے کتنے کتنوں کو گمراہ کیا ہوگا۔ اور کتنے گمراہ فرقے بنے ہوں گے بیچ ان مسائل قرآنیہ کے۔

(۴) سورۃ الحجر پ ۱۴۔ آیت ۴۱ میں قول باری تعالیٰ ہے۔ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسۡتَقِیۡمٌ۝ اللہ نے کہا کہ میرے اوپر ہے جو ایک راستہ وہ سیدھا ہے ـــــ یہ آیت دراصل یوں ہے ـــ هٰذَا صِرَاطُ عَلِیٍّ مُسۡتَقِیۡمٌ۔ یہ علی کی راہ (ہی) سیدھی ہے ـــــ سورۃ الصّٰفّٰت میں قول باری تعالیٰ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ہے اس پہ بھی علماء مفسرین غلطاں ہیں کہ یہ اِلۡیَاسِیۡنَ کیا ہے۔ عبداللہ ابن عباس کی تفسیری روایت بھی کتب احادیث وتفاسیر میں ہے کہ اِلۡیَاسِیۡنَ دراصل آل یٰسین ہے۔ اور یٰسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک ہے۔

(۵) آیت وَكَفَی اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡقِتَالَ (سورۃ الاحزاب) کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے بعد بِعَلِیٍّ تھا۔ لیکن موجودہ مصحف عثمانی سے لفظ بِعَلِیٍّ غائب ہے ـــــ قرآن بین الدفتین کو جمع کرنے والوں اور اس پر اعراب واوقاف لگانے والوں کا مطمح نظر بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے جب یہ سمجھ لیں کہ سقیفائی خلافتوں کی مد مقابل وہی شخصیت تھی جسے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد خلافت پر نصب و مقرر کیا تھا یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام

لہذا ان کے متعلق آیات پر بھی سقیفائی رندہ پھیر گیا اور ایک موٹا قرآن تیار کیا گیا جس میں فضائل علی کی صفائی کی گئی ہو۔

(۲) تنزیل قرآن میں بنو امیہ اور دوسرے قریش کے شریر منافقین کے بدنام نازل ہوئے تھے جو مصحف عثمانی سے مفقود ہیں قرآن میں اگر ایک دشمن رسول (یعنی ابولہب) کا نام آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ رسول اللہ کے جو جانی دشمن تھے ان کے اسمائے نامبارک کو بتلانے سے پرہیز کرتا ابولہب ہاشمی نے اگرچہ زبانی کلامی دشمنی کی تھی اس کا نام ہی نہیں بلکہ ایک مکمل سورۃ اللّھب نازل ہو گیا۔ اس کی بیوی حَمَّالَةَ الحطب (ابوسفیان کی بہن ام جمیل) کا ذکر نام لئے بغیر آگیا۔ مگر ایسے موذیان رسول کے بدناموں کا قرآن میں ذکر نہیں ہے جنہوں نے رسول اللہ کی ہتک حرمت کی اور آپ کو لہولہان کر دیا اور آپ کو ضربات شدید پہنچائیں اور آپ کے اعضاء کو توڑ دیا۔ یعنی دندان مبارک کو شہید کر دیا۔ سنت اللہ اور اسلوب قرآن کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے ناموں پر بھی مکمل مکمل سورے نازل ہوتے ــــ اُولُوا الالباب کے لئے قطعاً مشکل نہیں کہ وہ عقل دوڑا کر سمجھ لیں کہ اہلِ حسبنا اور سقیفائی خلیفے چونکہ خود قریشی تھے اور جامع القرآن خود اموی تھا۔ اس لئے احترام خلافت کو برقرار رکھنے کیلئے قرآن کمیٹی کے نوخیزوں نے قریشی اور اموی موذیان رسول کے بدناموں کو خارج دفتر کر دیا۔ مگر مفسرین نے اس کا بھانڈہ پھوڑ دیا الخ

کیا حکومت قرآن کی حفاظت چاہتی ہے

تحریف قرآن کے متعلق مذکورہ مضمون میں ڈاکٹر عسکری بن احمد نے کھل کر اپنا عقیدہ واضح کر دیا ہے اور تقیہ کے نام پڑن

کو چاک کر دیا ہے دراصل یہی تمام شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے اگر بعض تقیہ سے کام لے کر کہہ دیتے ہیں کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ۔ عسکری نے موجودہ قرآن کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی ہے کیا کوئی ہندو، عیسائی اور یہودی اس سے زیادہ کر سکتا ہے۔ کیا قرآن کے متعلق اس قسم کا مضمون لکھنے والا منکر قرآن اور کافر نہیں ہے ۔ نہ صرف خلفائے ثلثہ اور جامعین قرآن بلکہ اس نے یہ لکھ کر کہ :۔ اگرچہ حضرت علیؓ کے مرتب کئے ہوئے قرآن کو سرکاری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا ۔ مگر انہوں نے اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بھی اُسے رائج کرنے کی کوشش نہ فرمائی“۔ خود اپنے ہاتھوں حضرت علیؓ کی اس خلافت و امامت پر رندہ نہیں پھیر دیا۔ جس کا اعلان شیعہ امامیہ اپنے کلمہ و اذان میں خلیفہ بلافصل سے کیا کرتے ہیں ۔ کیا حُبِ علی کی آڑ میں مدیر مذکور نے اپنی قرآن دشمنی کا ثبوت پیش نہیں کر دیا۔ اور حیرت ہے کہ یہ مضمون لاہور کے ایک ماہنامہ میں نومبر کے تازہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے جبکہ مسلم لیگ بلدیاتی الیکشن میں اچھی کامیابی پر شادیانے بجا رہی ہے ۔ نفاذ اسلام کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس موجودہ قرآن کا متفقہ ترجمہ کرنے کیلئے سنی و شیعہ علماء کی کمیٹی کی تجویز پاس کی جا چکی ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ یہ علماء کس قرآن کا متفقہ ترجمہ کریں گے کیا حضرت علی کا اصلی جمع کردہ قرآن حضرت امام مہدی کی غار سے لایا جائے گا۔ یا اسی موجودہ قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا۔ جو شیعوں کے نزدیک لفظی اور معنوی اغلاط کا مجموعہ ہے اور جو ان کے نزدیک مصحف عثمان ہے نہ کہ مصحف قرآن۔ یہ امر انتہائی تعجب خیز ہے کہ جو حکومت پاکستان کا متفقہ آئین نہیں بنا سکی جس کا ایم آر ڈی اور پیپلز پارٹی وغیرہ سے سیاسی اور ملکی اتحاد نہیں ہو سکتا وہ قرآن پر سنی و شیعہ کو کیونکر متحد کرنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

ایران کا تحریف شدہ قرآن

پاکستان کے روز ناموں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:۔ حکومت پنجاب نے ادارہ سازمان چیپ انتشارت جاوداں (ایران) کا شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۴۴ کی تمام کاپیاں اعراب (زیر زبر پیش) کی اغلاط جو قرآن پاک کے مصدقہ اور قابل قبول نسخہ کے خلاف ہے کی بنا پر ضبط کر لی ہیں اس سے پاکستان میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں حکومت نے قرآن پاک نمبر ۴۴ کی تمام کاپیاں بھی فوری طور پر ضبط کر لی ہیں (روزنامہ مشرق لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۸۷ء) ہم حکومت کو اس جرأتمندانہ اقدام پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بتلائے کہ ایرانی قرآن میں کس قسم کی غلطیاں تھیں جن کی بناء پر حکومت نے اس کو فوری طور پر ضبط کر لیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں صرف اعراب کی غلطیاں نہ ہوں گی۔ بلکہ بعض آیات کا اضافہ بھی ہوگا۔ اور بعض کو غالباً حذف بھی کر دیا ہوگا۔ بہرحال ایران کا مطبوعہ قرآن بھی اس امر کی دلیل ہے کہ شیعہ امامیہ کا اس موجودہ قرآن مجید پر ایمان نہیں ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ "تدریجاً" قرآن کے ایسے نسخے وہ شائع کرتے رہیں جن میں تحریف ہو۔ اور بالآخر موجودہ صحیح اور محفوظ قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک اور قرآن بھی پاکستان میں رائج ہو جائے۔

متفقہ ترجمہ قرآن کی تجویز دین الٰہی سے خطرناک ہے

ایران کے مطبوعہ غلط قرآن کے پیش نظر تو حکومت کو متفقہ ترجمہ قرآن کی سابقہ تجویز واپس لے لینی چاہیئے۔ قرآن مجید قیامت تک کی نسل انسانی کے لئے کتاب ہدایت ہے لیکن اہل باطل ای قرآن سے فریب دیتے ہیں چنانچہ نہ صرف شیعہ بلکہ

مرزائیوں نے بھی اس کا ترجمہ نکالا ہے اور اس کی تفسیریں شائع کی ہیں اور وہ اسی قرآن سے مرزا غلام احمد قادیانی دجال کی نبوت یا مہدیت ثابت کرتے ہیں اسی قرآن سے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں نعیاذ باللہ تو کیا حکومت قادیانی اور اہل سنت علماء پر مشتمل کوئی ایسی کمیٹی قائم کر سکتی ہے جس کا ترجمہ دونوں کیلئے قابل قبول ہو۔ ہر گز نہیں۔ تو اسی طرح شیعہ بھی اپنے عقائد باطلہ کو قرآن سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ امامت بھی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے لیکن اس کے باوجود وہ کتنی آیات سے امامت کے ثبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو جس طرح مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کے پیروکاروں اور علمائے اہل السنت والجماعت کا ترجمہ قرآن متفقہ نہیں ہو سکتا۔ (حالانکہ قادیانی قرآن کی تحریف کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح اہل سنت اور اہل تشیع کا ترجمہ قرآن بھی متفقہ طور پر نا ممکن ہے جبکہ شیعہ تحریف قرآن کے بھی قائل ہیں۔

بہر حال حکومت کی تجویز صراحتاً مداخلت فی الدین کا حکم رکھتی ہے اور یہ مغل شاہنشاہ اکبر کے دین الٰہی سے بھی خطرناک ہے۔ اکبر نے بھی سیاستاً مسلمانوں اور ہندوؤں کو متحد کرنے کے لئے دین الٰہی کی تجویز بنائی تھی تاکہ مسلم اور ہندو کا امتیاز مٹ جائے۔ معاذ اللہ۔ لیکن ہندو کھلا کافر تھا جس کی وجہ سے کوئی مسلمان ہندو مت اور اسلام کے متحد ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کا دین الٰہی رائج نہیں ہو سکا۔ لیکن شیعہ اسلام کا قائل ہے حب علیؓ اور حب حسینؓ کا بھی دعویٰ کرتا ہے اس نے متفقہ ترجمہ سے یہ دھوکا ہو سکتا ہے کہ سنی و شیعہ میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حالانکہ شیعہ فرقہ قرآن کی تحریف کا قائل ہے اور اسی بنا پر وہ پہلے تین خلفاء راشدینؓ

امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام کی اکثریت کو غیر مومن اور منافق وکافر قرار دیتا ہے۔ حتی کہ رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات امہات المومنین میں سے خصوصیت سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کا بھی قائل نہیں ہے۔

خلفائے ثلاثہ رضہ مومن نہ تھے (ڈھکو)

ایک شیعہ مجتہد مولوی محمد حسین ڈھکو (مقیم سرگودہا) نے لکھا ہے۔ "دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ کے بارے میں ہے۔ اہل السنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب اور امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں" (تجلیات صداقت ص۱۰۳ ناشر انجمن حیدری چکوال)

اور یہی مصنف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے متعلق لکھتا ہے۔ "باقی رہا مؤلف (یعنی مؤلف کتاب آفتاب ہدایت) کا یہ کہنا کہ عائشہ مومنوں کی ماں ہیں ہم نے ان کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور" (ایضاً تجلیات صداقت ص۲۸۴)

خلفائے ثلاثہ رضہ اپنے جھنڈوں کے ساتھ جہنم میں جائینگے (شیعہ ترجمہ قرآن)

پ ۴۔ سورۃ آل عمران کی آیت ۱۰۶ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ (جس دن بعض چہرے سفید و نورانی ہونگے اور کچھ منہ کالے ہو جائینگے) کی تفسیر میں شیعہ مفسر مولوی امداد حسین کاظمی لکھتا ہے۔ "تفسیر صافی ص۹۱ پر تفسیر قمی کے

حوالہ سے منقول ہے کہ جب یہ آیت یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ قیامت کے دن میری امت پانچ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی ۔ ایک جھنڈا اس امت کے گوسالہ کا ہوگا ۔ میں ان سے سوال کروں گا کہ میرے بعد میرے ثقلین کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا (ثقلین یعنی قرآن اور اہل بیت جن کے بارے میں آپ نے وصیت فرمائی تھی) وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر (قرآن) ہیں تو ہم نے تحریف کی ۔ اور اسے پس پشت ڈال دیا اور ثقل اصغر (اہل بیت رسول) سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے بغض رکھا ۔ اور ظلم کیا ۔ میں کہوں گا تم بھی پیاسے جہنم میں جاؤ تمہارے منہ کالے ہوں ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس امت کے فرعون کا میرے پاس آئے گا اور میں ان سے پوچھوں گا ۔ کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا برتاؤ کیا وہ جواب دیں گے کہ ثقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی ۔ ثقل اصغر کی بابت یہ ہے کہ ہم نے ان سے دشمنی کی اور ان سے لڑے ۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تم بھی جہنم میں پیاسے چلے جاؤ اور تمہارا منہ بھی کالا ہو ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس امت کے سامری کا آئے گا ۔ ان سے بھی میں یہی سوال کروں گا ۔ کہ تم نے میرے بعد میرے ثقلین سے کیا برتاؤ کیا ۔ وہ جواب دیں گے ہم نے ثقل اکبر کی نافرمانی کی اور اسے چھوڑ دیا ۔ اور ثقل اصغر کی ہم نے نصرت چھوڑ دی اور ان کو ضائع کر دیا ۔ تو میں ان سے کہوں گا کہ تم بھی جہنم میں پیاسے جاؤ اور تمہارا بھی منہ کالا ہو ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالثدیہ کا آئے گا ۔ جس کے ساتھ شروع سے آخر تک کل خارجی ہوں گے میں ان سے بھی یہ سوال کروں گا کہ میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کیا کیا ۔ وہ کہیں گے کہ ثقل اکبر کو تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس سے علیحدہ رہے اور ثقل اصغر کے ساتھ ہم لڑے اور ان کو قتل کیا ۔ میں انہیں کہوں گا جاؤ جہنم میں پیاسے چلے جاؤ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سید الوصیین قائد الغر المحجلین وصی رسول رب العلمین کا میرے

اس کے بعد حضرت علیؓ ان سے دریافت کریں گے کہ تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ تم نے کس طرح کا برتاؤ کیا تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے ثقل اکبر کی پیروی کی اور ثقل اصغر سے ہم نے محبت اور موالات کی اور ہم نے ان کی یہاں تک مدد کی کہ ان کیلئے ہمارے خون تک بہائے گئے پس آپ ان سے کہیں گا کہ تم سیر و سیراب ہو کر نورانی چہرہ لئے جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں۔

تبصرہ مذکورہ آیت کے تحت شیعہ مفسر مولوی مقبول احمد دہلوی نے بھی یہ پانچ جھنڈوں والی من گھڑت روایت نقل کی ہے اور اس آیت میں خود نے گوسالہ کے بعد بریکٹ میں (ابوبکر) اور فرعون کے بعد (عمر) اور سامری کے بعد (عثمان) بھی لکھ دیا ہے یعنی یہ روایت خلفائے ثلاثہ کے بارے میں ہے۔

(۲) جہاں اس روایت میں قرآن کے پہلے تین موعودہ خلفائے راشدین کو جہنمی قرار دیا ہے وہاں ان کے فرضی جواب کے ذریعہ یہ بھی وضاحت کر دی ہے کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے۔ حالانکہ خلفائے راشدین پر تو یہ کھلا بہتان ہے لیکن اس سے شیعوں کا عقیدہ تحریف قرآن صاف طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔

(۳) ثقل اکبر سے مراد قرآن ہے تو بالفرض اگر خلفائے ثلاثہ نے قرآن کی مخالفت کی ہے تو کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن کی مخالفت نہیں کی جبکہ حسب عقیدہ شیعہ انہوں نے اصلی قرآن کو قیامت تک کے لئے غائب کر دیا ہے۔ تو شیعوں نے کس اصلی قرآن کا منہ دیکھا ہے۔ اور اس پر عمل کیا ہے جس کی وجہ سے وہ حضرت علیؓ کے جھنڈے کے سایہ میں جنت میں جائیں گے۔ کیا حضرت علی المرتضیٰ کو شیعہ عقیدہ کے تحت قرآن کو غائب کرنے کی سزا نہ ملے گی (العیاذ باللہ)

حکومت کچھ تو سوچے

جب شیعوں نے تحریف قرآن اور عداوتِ اصحابِ خلفائے راشدین و امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں اپنے عقائد نہ صرف دوسری تصانیف بلکہ ترجمہ و تفسیر قرآن میں واضح کر دیئے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان کی اس قسم کی کتابوں اور تفسیروں کو ضبط کیا جائے اور ان کے مصنفین کو عبرتناک سزا دی جائے، حکومت ان کی سرپرستی کرتی ہوئی امتِ مسلمہ کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ سوادِ اعظم اہل السنت والجماعت اور شیعہ امامیہ کا اختلاف صرف فروعی ہے اور اصول و عقائد اسلام میں اور ترجمہ قرآن میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا اس سے زیادہ بھی کوئی دین اسلام اور قرآن سے مذاق ہو سکتا ہے۔ ہم حکومت سے ناصحانہ طور پر کہتے ہیں کہ وہ اپنی سیاسیات کے دائرہ میں ہی رہے اور دینِ حق اور قرآن مجید کو یوں تختہ مشق بنانے سے اجتناب کرے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

خادمِ اہلسنت **مظہر حسین** غفرلہ

خطیبِ مدنی جامع مسجد چکوال و امیر تحریک خدام اہلسنت پاکستان

---

۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

۲۸ دسمبر ۱۹۸۷ء

خدّام اہلسنت کی دُعاء

از حضرت مولینا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت پاکستان

۲ محرم ۱۳۹۳ھ — ۶ فروری ۱۹۷۳ء

خُدایا اہل سُنّت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و جرأت و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے ہم سینوں کو گرمائیں
رسول اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبی کے چار یاروں کی صداقت کو
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
وہ ازواج نبیؐ پاک کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
انہی اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
انہوں نے کر دیا تھا روم و ایران کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے محسن کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل
عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہوا آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو[1]
مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی
رسولِ پاک کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تیری راہ میں ہر اک سُنّی مسلماں فدا ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم
ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہر ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں، قیامت میں تیری غفراں

[1] الحمد للہ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونو گروہوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے۔